گورنر کا پیغام

ملک کے روبہ اصلاح تاہم دشوار اقتصادی ماحول میں اور یوروزون کے جاری مالی بحران کے بالواسطہ اثرات کے درمیان اسٹیٹ بینک آف پاکستان 11-2010ء میں نمو کو ضرر پہنچائے بغیر نرخوں کے استحکام کا نازک توازن برقرار رکھنے کے لیے کوشاں رہا اور ساتھ ساتھ مالی شعبے کا استحکام بھی یقینی بناتا رہا۔ خصوصاً زری سختی کے سلسلے میں سال کی دوسری ششماہی میں نمایاں تبدیلی آئی جب اقتصادی نمو کے حوالے سے خدشات سامنے آئے اور زری موقف پر زیادہ محتاط رویہ اپنایا گیا۔ گرانی کے رجحانات اور 12-2011ء کے لیے وفاقی حکومت کے گرانی اور نمو کے اہداف کے پیش نظر جولائی 2011ء سے زری موقف کا معکوس سمت میں سفر شروع ہوا۔ سال کے دوران کیے جانے والے بعض اہم پالیسی اقدامات کا خلاصہ درج ذیل ہے:

- **زری پالیسی:** اسٹیٹ بینک نے 11-2010ء کی پہلی ششماہی میں پالیسی ریٹ تین مواقع پر 50، 50 بی پی ایس بڑھا کر 14 فیصد تک کر دیا جبکہ دوسری ششماہی میں اسے برقرار رکھا۔ م س 12ء میں زری نرمی کا راستہ اپنایا گیا ہے، جولائی 2011ء سے پالیسی ریٹ 200 بی پی ایس کمی کے ساتھ 12 فیصد کر دیا گیا ہے۔

- **مالی نظام کی صحت:** بینکاری نظام کی صحت اور لچک کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آخر جون 2011ء میں شرح کفایت سرمایہ 14.1 فیصد تھی جو بین الاقوامی حد یعنی کم سے کم 8 فیصد سے خاصی زیادہ ہے۔ اسٹیٹ بینک بینکاری نظام کو خطرۂ قرض سے لاحق خدشات سے پوری آگاہی رکھتا ہے اور بینکوں کے قرضہ جزدان پر مسلسل نظر رکھی جارہی ہے۔

- **سیالیت کا فریم ورک:** سیالیت کو یہ اہمیت حاصل ہے کہ یہ مالی بحران کا آغاز بھی کرسکتی ہے اور اس کی روک تھام بھی کرسکتی ہے، چنانچہ اسٹیٹ بینک نے بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کے خطرۂ سیالیت کی ہفتہ وار نگرانی کا ایک فریم ورک تیار کرنے کا آغاز کیا ہے۔ نیا فریم ورک بینکوں اور ترقیاتی مالی اداروں کی جانب سے لازمی شرح سیالیت کی تعمیل پر نظر رکھنے کا موجودہ طریقہ جاری رکھنے کے ساتھ ساتھ، انفرادی طور پر بینکوں کی سیالیت کے خاکے میں ابھرتے رجحانات کے تجزیے میں مدد دے گا جس کے لیے متغیرات اور تناسبات کا نیا مجموعہ متعارف کرایا گیا ہے۔

- **نئے بینکوں کا آغاز:** سال کے دوران انڈسٹریل اینڈ کمرشل بینک آف چائنا (آئی سی بی سی) اور سندھ بینک لمیٹڈ کو کمرشل بینکاری کے لائسنس جاری کیے گئے، نیز این آر ایس پی مائیکرو فنانس بینک کو ملک بھر میں کاروبار شروع کرنے کی اجازت دی گئی۔ آئی سی بی سی اعلیٰ سطح کا عالمی بینک ہے جس کی آمد سے مالی شعبے میں براہ راست بیرونی سرمایہ کاری پر مثبت اثرات پڑیں گے جس کے ساتھ ساتھ ملک کا مجموعی تاثر بھی بہتر ہوگا۔

- **شرح مبادلہ:** اقتصادی عوامل کے ساتھ ساتھ اسٹیٹ بینک کے سریع الاثر طریقہ کار سے مالی منڈیوں کی رواں انداز میں کارگزاری میں بھی مدد ملی جس کے لیے منڈی کی قوتوں کو شرح مبادلہ کے تعین میں اپنا مخصوص کردار ادا کرنے کا موقع دیا گیا۔ اس حکمت عملی کے تحت اسٹیٹ بینک نے بینکوں کی مجموعی زرمبادلہ کی زیادہ سے زیادہ حد انکشاف مزید بڑھا کر 2,500 ملین روپے کر دی۔ اس طرح بینکوں کی بڑے حجم کا لین دین کرنے کی استعداد شرح مبادلہ پر غیر ضروری دباؤ ڈالے بغیر، خاصی حد تک بڑھ گئی۔ اس کے نتیجے میں پاکستانی روپے نے دوران سال طلب اور رسد کی صورتحال کے مطابق دونوں سمتوں میں صحت مند تغیر کا مظاہرہ کیا۔

- **کرنسیوں کے تبدل کے انتظامات:** اسٹیٹ بینک نے دوران سال متعلقہ مقامی کرنسیوں میں علاقائی بینکوں کے ساتھ کرنسیوں کے دوطرفہ تبدل پرعمل درآمد کا طریقہ کار تیار کیا جس کا مقصد دوطرفہ تجارت اور مقامی کرنسیوں میں سرمایہ کاری کو فروغ دینا تھا۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک اور جمہوریہ ترکی کے مرکزی بینک (سی بی آر ٹی) کے مابین یکم نومبر 2011ء کو کرنسیوں کے دوطرفہ تبدل کے انتظامات ایک ارب ڈالر کے مساوی پاکستانی روپے/ ترکش لیرا میں مساوی مقامی کرنسیوں میں طے پا گئے، جبکہ دسمبر 2011ء میں پیپلز بینک آف چائنا کے ساتھ ڈیڑھ ارب ڈالر کے مساوی انتظامات مکمل ہوئے۔

- **مالی شمولیت:** مالی شمولیت کو فروغ دینے اور مالی خدمات تک رسائی کو مزید بڑھانے کے لیے بلا دفتر بینکاری کے ضوابط پر نظرثانی کی گئی تاکہ بینک کی سہولت سے محروم آبادی کی ضروریات پوری کرنے کے لیے انہیں بینکاری کی باکفایت اور مؤثر بہ لاگت بنیادی خدمات باسہولت مقامات پر فراہم کی جاسکیں۔ بلا دفتر بینکاری کے موجودہ نیٹ ورک میں پاکستان میں جی ٹو پی ادائیگیوں سے ایک کروڑ سے زائد افراد کی ضروریات پوری کرنے کی گنجائش موجود ہے۔ ملک میں بلا دفتر ٹچ پوائنٹس کی تعداد 20,000 ایجنٹس سے تجاوز کرچکی ہے جبکہ لین دین کی تھروپٹ (throughput) قدر دوسال کے مختصر عرصہ میں 196 ارب روپے سے تجاوز کرچکی ہے۔ بلا دفتر بینکاری کے سیٹ اپ میں پندرہ لاکھ سے زیادہ ماہانہ اوسط سودے کیے جارہے ہیں۔

- **صارف کے مفاد کا تحفظ:** صارف کے مفاد کا تحفظ کرتے ہوئے مالی خدمات تک رسائی میں اضافے کو یقینی بنانے کے لیے اسٹیٹ بینک نے سال کے دوران ضروری پالیسی اقدامات کیے۔ بینکوں کو کم از کم بیلنس برقرار رکھنے والے ریگولر بچت کھاتوں پر سروس چارجز عائد کرنے سے روک دیا گیا اور انہیں ملکی ترسیلات زر وصول کرنے والوں کو ادائیگیاں کرنے کے لیے ہوم ریمیٹنس سینٹرز کھولنے کی اجازت دی گئی۔

- **بینکنگ کمپنیز آرڈیننس میں ترامیم:** اسٹیٹ بینک کے ضوابطی کردار کو مزید تقویت دینے کے لیے بینکنگ کمپنیز آرڈیننس 1962ء میں دوران سال بعض ترامیم کی گئیں جس کی اہم خصوصیات میں بینکوں کے اسپانسرز/اہم حصہ داروں کی اہلیت اور موزونیت کو یقینی بنانا، خاکہ خطر کے لحاظ سے بینکوں کے سرمائے میں اضافہ کرنا اور اصلاحی اقدامات کرنے کے لیے مخصوص طریقے (triggers) شامل ہیں۔

- **جامع نگرانی:** مالی شعبے میں دیوپیکر مالی اداروں سے پیدا ہونے والے خطرات سے نمٹنے کے لیے جامع نگرانی کا ایک فریم ورک وضع کیا جارہا ہے جس کا باضابطہ سیٹ اپ قائم کردیا گیا ہے۔

- **ادائیگی و چکتائی کا نظام:** ملک میں ادائیگی کے نظام کو توسیع دینے پر توجہ سے مثبت نتائج برآمد ہونا شروع ہوگئے ہیں۔ دوران سال فراہمی کے متبادل ذرائع (ADCs) پر بہتر کنٹرولز کے لیے کمرشل بینکوں کو ہدایات اور رہنما خطوط جاری کرکے مؤثر اور بروقت اقدامات کیے گئے۔ صارفین کو وسیع تر لچکداری اور قدر اضافی کی وسیع رینج کی فراہمی کے پیش نظر بینکوں کو زیر جائزہ مدت کے دوران کارڈ کی اختراعی مصنوعات متعارف کرانے کی اجازت دی گئی۔ پاکستان میں بروقت بین البینک چکتائی کے نظام (PRISM) اور اس نظام کے ذریعے بھاری ادائیگیوں کے لیے کثیر قرضہ منتقلی سہولت بھی تجرباتی مرحلے سے گذر چکی ہے اور آئندہ مالی سال میں بینکوں کو دستیاب ہوگی۔

آخراً، میں اسٹیٹ بینک کے سینٹرل بورڈ آف ڈائریکٹرز کا شکرگذار ہوں جنہوں نے مجھے اپنی قانونی ذمہ داریاں نبھانے میں مدد دی۔

یاسین انور
گورنر بینک دولت پاکستان